جاسکتا ہے کہ اقبال نے اس مثنوی (رموزِ بے خودی) کے ذریعے ملّتِ اسلامیہ کو بروقت ہشیار کر دیا تھا۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس مثنوی کے پیغام کو عام کیا جائے اور ملّت کی اجتماعی فکر کو پروان چڑھانے کی مخلصانہ کوشش کی جائے۔ اُمید ہے کہ زیرِ تبصرہ کتاب تفہیم اقبال کے سلسلے میں معاون و مفید ثابت ہوگی۔

۲۔ کتاب کا نام : ''اقبال ہمارا''
مؤلف : ڈاکٹر نجیب جمال
ترتیب و تسوید : ذی شان تبسم
ناشر : بیکن بکس، لاہور، ملتان
ضخامت : ۱۴۴ صفحات
اشاعت : ۲۰۱۱ء
مبصر : ڈاکٹر شاہ انجم

زیرِ تبصرہ کتاب بارہ مضامین پر مشتمل ہے جس کی تفصیل آگے پیش کی جائے گی۔

کتاب کے آغاز میں ڈاکٹر نجیب جمال نے ''کاوشِ اظہار'' کے عنوان سے مختصر اً مگر جامع تحریر پیش کی ہے، یہ تحریر دراصل اقبال کے فکر و فن پر اجمالی تبصرے کے ساتھ ساتھ اپنے موضوع پر ڈاکٹر صاحب کے خیالات کی مظہر بھی ہے۔ بہ قول مؤلف، اس کتاب کا مقصد: ''دراصل اقبال کی شاعری کے آئینے میں اپنے 'امروز و فردا' کا اندازہ کرنے کی ایک کوشش ہے اور اس میں اقبال کی شاعری کے بنیادی نکات ہی کو دہرایا گیا ہے''۔

زیرِ نظر کتاب ''کاوشِ اظہار'' کے علاوہ مندرجہ ذیل چار حصوں میں منقسم ہے:

(الف) مضامین

۱۔ اقبال کی ابتدائی اُردو شاعری۔
۲۔ اقبال کی شاعری، کمالِ فن کی مثال۔
۳۔ مسجد قرطبہ۔ اقبال کی ایک لافانی نظم۔
۴۔ اقبال اور عشق۔
۵۔ اقبال کی غزل۔ ایک جائزہ۔
۶۔ اقبال کا نظریۂ تعلیم
۷۔ قومی شعور، اُردو شاعری اور اقبال۔

(ب) اقبال اور مصر

۸۔ اقبالیات اور مصر۔

۹۔ مقدمہ: ''اقبال شاعر الاسلام''

۱۰۔ مقدمہ: ''محمد اقبال، المصلح، الفیلیسوف، الشاعر الاسلامی الکبیر''

۱۱۔ تقریظ: ''اقبال والأزہر''

(ج) تجزیہ

۱۲۔ ''متاعِ کاروانِ اقبال'' پر ایک نظر

(د) کتابیات

مندرجہ بالا مضامین میں سے اکثر، ملک کے معروف رسائل و جرائد میں شایع ہو چکے ہیں اور کچھ تحریریں اپنے موضوع پر اہم تصانیف کے مقدمات و تقاریظ کی صورت میں شایع ہو چکی ہیں۔ علمی اور تحقیقی نوعیت کے حامل یہ مقالات و مضامین تمام ضروری حوالہ جات اور رسمیاتِ تحقیق سے مزّین ہیں۔

زیرِ نظر کتاب کے مشمولات و مباحث پر اگر نظر ڈالی جائے تو وہ نہایت اہم اور بنیادی نوعیت کے حامل نظر آتے ہیں مثلاً:

☆۔۔۔روایتی شاعری اور اقبال کی شعری خصوصیات کا جائزہ

☆۔۔۔نظمِ اقبال کے اختصاصی پہلوؤں کا مطالعہ

☆۔۔۔فکرِ اقبال کے تدریجی ارتقا پر ایک نظر

☆۔۔۔معروف ماہرینِ اقبالیات بہ شمول عبدالقادر ''مدیرِ مخزن'' کے خیالات و نظریات کا تنقیدی جائزہ

☆۔۔۔اقبالیات کے حوالے سے بعض اہم کتابوں کے مقدمے، تقریظ اور تجزیے وغیرہ

پیشِ نظر کتاب کا وہ حصہ جو ''اقبال اور مصر'' کے زیرِ عنوان ہے نا صرف اہم بلکہ خصوصی توجہ کا بھی متقاضی ہے۔ چوں کہ ڈاکٹر صاحب خود جامعہ ازہر کے شعبہ اُردو میں خدمات انجام دے چکے ہیں لہٰذا آپ کی یہ تحقیقی روداد نہایت اہمیت کی حامل ہے۔

''اقبالیات اور مصر'' کے عنوان سے اپنے مضمون میں ڈاکٹر نجیب جمال رقم طراز ہیں کہ: ''اقبال کے تمام کلام کو فصیح و بلیغ عربی میں بدرجہ کمال فن منتقل کرنا سخن فہمانِ مصر کا ہی حصہ ہے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اُردو زبان کے اور اقبالیات کے سلسلے میں سب سے اہم کام عربی زبان میں اور مصر میں ہوا ہے''۔ (ص ۱۰۲)

علاوہ ازیں ''اقبالیات اور مصر'' کے ذیل میں ڈاکٹر صاحب نے پچاس سے زائد کتابوں کے مکمل